بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

3149

سورہ الجنّ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا ۝1 يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝2
وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝3 وَأَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝4 وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ
وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝5 وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ
مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝6 وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن
يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝7 وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝8 وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن
يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝9 وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن
فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝10

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ جن مکیہ ہے اس میں اٹھائیس آیات دو رکوع ہیں۔

۱۔ (اے محبوب رسولؐ) کہدو کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (مجھ سے قرآن پڑھتے) سن گئے
ہیں پھر انہوں نے جا کر کہہ دیا (اپنی قوم سے) کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے ۝1 جو نیک راہ بتلا رہا ہے
سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے ۝2 اور ہمارے
رب کی شان بلند ہے نہ وہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد ۝3 اور ہم میں سے بعض بے وقوف ہیں جو اللہ پر
جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے ۝4 اور ہم سمجھے ہوئے تھے کہ انسان اور جن اللہ پر جھوٹی بات نہیں بنایا
کرتے ۝5 اور کچھ آدمی جنوں کے مردوں سے پناہ لیا کرتے تھے اس نے تو ان کا اور بھی سر چڑھا دیا ۝6 اور وہ
بھی سمجھے ہوئے تھے جیسا کہ تم نے سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ہرگز کسی کو نہ بھیجے گا ۝7 اور ہم نے آسمانوں کو ٹٹول
دیکھا تو مضبوط نگہبانوں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا ۝8 اور ہم تو آسمانوں کے ٹھکانوں میں سننے
کے لئے بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو سننے کا قصد کرتا ہے تو اپنے لئے تیار انگارہ تاک میں لگا ہوا پاتا ہے ۝9

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ برائی مقصود ہے یا ان کے رب نے ان سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ۝10

۱۔ "تم فرماؤ (اے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) "مجھے وحی ہوئی ہے کہ کچھ جنوں نے"۔ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے ۹ بتائی ہے "میرا پڑھنا کان لگا کر سنا" نماز فجر میں مقام نخلہ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان "تو بولے" وہ جن اپنی قوم میں جا کر "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا" جو اپنی فصاحت وبلاغت و خوبیٔ مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے

۲۔ "کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے" یعنی توحید اور ایمان کی "تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے"

۳۔ "اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ" جیسا کہ کفار جن وانس کہتے ہیں۔

۴۔ "اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا" جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک واولاد والی بتاتا تھا۔

۵۔ "اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے" اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لئے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شان الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہو گیا
(کنزالایمان)

۶۔ عہد جاہلیت میں اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب کسی ویران اور اجاڑ وادی میں انھیں رات بسر کرنا پڑتی اور انھیں یہ خوف ہوتا کہ کوئی چیز انھیں گزند پہنچائے گی تو سونے سے پہلے بلند آواز سے وہ یہ کہتے "اے وادی کے سردار! میں تجھ سے ان احمقوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے تابعدار ہیں۔" جنات جب یہ سنتے تو ان کے غرور کی کوئی حد نہ رہتی اور کہتے "کہ ہم جنوں اور انسانوں سب کے سردار بن گئے ہیں" آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۷۔ اور ان انسانوں نے بھی یہی گمان کیا جیسے تم گمان کرتے ہو کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر مبعوث نہیں کرے گا

۸ - "اور (جنوں!) ہم نے ٹٹولنا چاہا آسمان کو تو ہم نے اس کو سخت پہروں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا۔"
صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد آسمانوں پر پہرہ سخت کر دیا گیا اور جنات
پہلے تو کوئی نہ کوئی ایسی جگہ تلاش کر لیتے تھے جہاں بیٹھ کر وہ آسمان پر ہونے والی گفتگو سن سکتے لیکن اب ان کا یہ
اب ممکن نہ رہا۔ اب جونہی وہ آسمان کی طرف جانے کی کوشش کرتے تو شہابوں کا مینہ ان پر برسنے لگتا جس کے باعث
ان کا اوپر جانا بالکل ناممکن ہو گیا۔ اس اچانک تبدیلی سے وہ بہت حیرت زدہ ہوئے اور اس کی وجہ معلوم کرنے
کے لئے متعدد دستے تشکیل دیئے کہ روئے زمین پر گشت لگائیں انہیں میں سے ایک گروہ جو تہامہ کے علاقہ سے گزر رہا تھا
نخلہ کے پاس سے اس وقت گزرا جب رسول اللہ ؐ نماز فجر میں قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ وہاں پر
ہی استماع قرآن کا واقعہ پیش آیا۔ اسی کا ذکر ان آیات میں ہے۔ جن کہتے ہیں جب ہم نے آسمان کو
ٹٹولا تو ہم نے دیکھا کہ جگہ جگہ پہرے دار کھڑے ہیں اور شہابوں کے آتشیں گولے ان کا تعاقب کرنے کے لئے
تیار ہیں۔ اب اگر کوئی جن کوئی بات سننے کی کوشش کرتا ہے تو یہ آتشیں شہاب اس کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں (ضیاء القرآن)

۹ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہم آسمان کی خبریں سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے
تو حضور ؐ کی بعثت کے بعد اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے تیار شعلہ اور محافظ فرشتوں کو پاتا ہے۔

۱۰ - اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے جو ہمیں خبریں سننے سے روک دیا گیا
یا یہ کہ ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، یا یہ مطلب ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ؐ
مبعوث فرمانے سے زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں تو ان کو اللہ تعالیٰ
ہلاک کر دے یا یہ کہ اگر وہ ایمان لائیں تو ان کے ساتھ بھلائی کرنا منظور ہے۔ (تفسیر ابن عباس ؓ)

لغوی اشارے ○ اِسْتَمَعَ : اس نے سن لیا ○ نَفَرٌ : جماعت ○ عَجَبٌ : تعجب، عجیب
اچنبھا ○ رُشْد : ہدایت، راہ یابی، بھلائی، حسن تدبیر ○ جَدُّ : شان، عزت ○ صَاحِبَة : ساتھ
رہنے والی ○ سَفِيهُنَا : ہم میں کا بے وقوف ○ شَطَطًا : جو بات حق سے دور ○ يَعُوذُونَ : وہ
پناہ چاہتے تھے ○ رَهَقًا : سرکشی، تکبر ○ مُلِئَتْ : تو بھر جائے گا، بھر دیا جائے گا ○ حَرَسًا :
پاسبان، چوکیدار ○ نَقْعُدُ : ہم بیٹھتے تھے ○ شُهُب : انگارے ○ رَصَدًا : چوکیدار ○ (ل ق

3152

تفہیمی خلاصہ ⊘ انسانوں کی طرح جنوں کا بھی وجود ہے ⊘ دیوانگی عقل کو پوشیدہ کر دیتی ہے اس لیے اسے جنون کہتے ہیں ⊘ جب لفظ میں جیم نون جمع ہوتے ہیں اس میں پوشیدگی کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں ⊘ جن مخلوق کو نظر نہیں آتے ⊘ اجسام لطیفہ کے مشابہ ہیں۔ اجسام کثیفہ زیادہ قوی دیرپا اور سریع ہوتے ہیں ⊘ جن اجسام رقیقہ ہیں ⊘ وہ دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں ⊘ وہ ہوائی ہیں ⊘ اللہ تعالیٰ حدوث و امکانات سے منزہ ہے ⊘ عالم بے عمل جاہل کے حکم میں ہے ⊘ جنوں میں توالد و تناسل بھی ہوتا ہے ⊘ قوائے ظاہرہ قوائے باطنہ کو سہارا اور تقویت دیتے ہیں ⊘

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۟ۙ 11 وَّاَنَّا
ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۟ۙ 12 وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا
الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۟ۙ 13
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ
تَحَرَّوْا رَشَدًا ۟ 14 وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۟ۙ 15 وَّاَنْ لَّوِ
اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۟ۙ 16 لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ
وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۟ۙ 17 وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ
فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۟ۙ 18 وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ۟ 19 ع

اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں ۝11 اور یہ کہ
ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ اس کے قبضے سے باہر
ہوں ۝12 اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے
نہ کسی کمی کا خوف اور نہ زیادتی کا ۝13 اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے
انہوں نے بھلائی سوچی ۝14 اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ۝15 اور فرمایا کہ مجھے یہ وحی
ہوئی ہے کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے ۝16 کہ اس پر انہیں جانچیں
اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا ۝17 اور یہ کہ مسجدیں اللہ
ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ۝18 اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے
کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں ۝19 ع

(پارہ ۲۹/ سورہ جن ۷۲/ ۱۱ تا ۱۹ * ت: ک)

11۔ وہ کہتے ہیں ہم سب جن ایک عقیدے پر نہیں اور نہ ہی سیرت و اخلاق میں ہم یکساں ہیں۔ بعض ہم
میں سے صالح اور نیک ہیں جو کسی کو اذیت نہیں پہنچاتے، کسی کا نقصان نہیں کرتے اور بعض فتنہ پرور
شرارتی اور فسادی ہیں۔ پھر ہمارے مذہب بھی الگ الگ ہیں بعض اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے انبیاء
اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض گمراہ ہیں ہمارے راستے جدا جدا الگ الگ ہیں

۱۲۔ پہلے ہم اپنے سفہا کے فریب میں آکر گمراہ ہو گئے تھے لیکن قرآن سننے کے بعد اب ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں اور یقین ہو گیا ہے کہ نہ ہم زمین میں اللہ تعالیٰ کو ہرا کر بچ سکتے ہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ ہم یہاں سے کہیں بھاگ جائیں اس طرح اس کے قابو سے نکل جائیں

۱۳۔ اپنے اہل قبیلہ کو اپنی سرگزشت سنانے کے بعد انہیں یقین دلاتے ہیں کہ جو شخص اپنے رب پر ایمان لائے گا اس کی نہ حق تلفی ہوگی اور نہ اس پر ظلم و زیادتی ہوگی۔ وہاں تو عدل و انصاف ہے اور مزید برآں فضل و احسان ہے۔

۱۴۔ یہاں "قاسطون" کا تقابل "المسلمون" سے رکھا گیا ہے یہاں اس کا معنی ظالم اور حد سے تجاوز کرنے والا ہوگا* بعض تو یہ جملہ بھی جنات کا قول ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ "و منا القاسطون" پر جنات کا کلام ختم ہو گیا "فمن اسلم" سے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب فرما رہا ہے (ضیاء)

۱۵۔ اور جو جفا کار بدکار ہیں ایمان نہ لائے آخر وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے

۱۶۔ اگر لوگ سیدھے راستہ پر گامزن رہیں قائم رہیں تو ہم ان کو بہت پانی پلائیں یعنی مال، اولاد، کھیتی باڑی، تندرستی، عافیت عطا کریں

۱۷۔ اور جو ہماری یاد سے منہ موڑے گا ہم سے تو وہ شیاطین سے جڑے گا تو ہم اس کو سخت عذاب میں داخل کریں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی (تفسیر عثمانی)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ وہ عبادت کے مقامات میں صرف اسی کی وحدانیت کا اعتقاد رکھیں یہاں نہ کسی اور کو پکارا جائے نہ کسی غیر کی عبادت کی جائے اور نہ مشرکانہ اعمال کا ارتکاب کیا جائے* بقول حضرت ابن عباسؓ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت روئے زمین پر صرف دو ہی مسجدیں
ساجد سے مراد اعضاء سجدہ ہیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ
تھیں۔ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا پیشانی اور ہاتھ کے ساتھ ناک کی طرف اشارہ کیا یعنی یہ بھی اس میں شامل ہے) دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے اطراف۔

۱۹۔ جنات نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ یوں محسوس ہوتا تھا

کہ گویا وہ فرطِ شوق سے آپ پر ٹوٹے پڑتے ہیں ٭ حضرت حسنؒ سے یہ تفسیر مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ
توحید کا اعلان کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا کہ تمام عرب
یکبارگی آپ پر پل پڑیں گے ۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ۞ طَرَائِقَ : راہیں، آسمان کے طبقے، طریقے ۞ قِدَدًا : مختلف راہ و روش
اور جدا جدا ارادے رکھنے والے گروہ ۞ هَرَبًا : بھاگ کر ۞ بَخْسًا : ناقص، ظلم سے کسی شے
کے تقاضا دینے اور کم کر دینے کا نام ۞ الْقَاسِطُوْنَ : ناانصافی کرنے والے ۞ تَحَرَّوْا : انہوں نے قصد کیا ۞
حَطَبًا : لکڑی ۞ أَسْقَيْنَاهُمْ : ہم نے ان کو پلا دیا ۞ غَدَقًا : بارش کا کثیر پانی ۞
لِنَفْتِنَهُمْ : ہم ان کا امتحان لیں ۞ صَعَدًا : سخت شاق ۞ لِبَدًا : ہجوم ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ جنات میں بعض نیک ہیں کچھ دوسری طرح کے ہیں ۞ اللہ تعالیٰ نے کسی کا حق کبھی
کم کیا تھا اور نہ کسی پر ظلم ہوگا ۞ حدیث شریف : مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے نفسوں اور اموال کے بارے
میں امن میں ہوں ۞ سب سے بڑی شان والی مسجد، مسجد الحرام، پھر مسجد نبوی شریف (مدینہ منورہ) پھر
مسجد بیت المقدس، پھر جامع مساجد، پھر مسجد محلہ، پھر مساجد عام شاہراہ، پھر صرف گھروں میں
تعمیر کردہ مساجد ۞ مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو ۞ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنایا ۞ اللہ تعالیٰ واجب الوجود لذاتہ ہے ۞ سات اعضا خالق
ومعبود حقیقی کے سوا کسی کے لئے نہ جھکاؤ ۔ وہ یہ ہیں ۱۔ چہرہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے، دونوں پاؤں
ان ساتوں پر انسانی حرکات کا مدار ہے سجدہ ریزی سے ان کی خطائیں معاف ہوتی ہیں ۞

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ ۙ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى
غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا
لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨ ع

آپ فرمایئے میں تو بس اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور شریک نہیں ٹھہراتا اس کو کسی کا
۝٢٠ آپ فرمایئے (اللہ کے اذن کے بغیر) نہ میں تمہیں نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں نہ
ہدایت کا ۝٢١ آپ فرمایئے مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ میں پا سکتا
ہوں کہیں پناہ اس کے بغیر ۝٢٢ البتہ میرا فرض صرف یہ ہے کہ پہنچا دوں اللہ کے احکام اور
اس کے پیغامات پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لئے جہنم کی آگ
ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے تا ابد ۝٢٣ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے (عذاب) جس کا
ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ کون ہے جس کا مددگار کمزور ہے اور
جس کی تعداد کم ہے ۝٢٤ آپ فرمایئے میں (اپنی سوچ بچار سے) نہیں جانتا کہ وہ دن قریب ہے
جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یا مقرر کر دی ہے اس کے لئے میرے رب نے لمبی مدت ۝٢٥ (اللہ تعالیٰ)
غیب کو جاننے والا ہے پس وہ آگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو ۝٢٦ بجز اس رسول
کے جس کو اس نے پسند فرما لیا ہو تو مقرر کر دیتا ہے اس رسول کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ
۝٢٧ تاکہ وہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں (درحقیقت پہلے ہی) اللہ ان
کے حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر چیز کا اس نے شمار کر رکھا ہے ۝٢٨ (پارہ ٢٩/ سورہ جن ٧٢/ ٢٠ تا ٢٨ ٭ ت: ص)

ساری مخلوق

۲۰۔ "تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا" حضور ﷺ سے پہلے رب کے عابد ہیں اور ہاں خود وہ اس کے کہ مشرکین ہیں
جلوہ گر ہوئے مگر آپ کا دامن شرک و کفر، معاصی و عیوب سے پاک رہا۔ اپنا دین و ایمان، اخلاص کو لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیے تاکہ لوگ اس پر عمل کریں

۲۱۔ "تم فرماؤ میں تمہارے کسی برے بھلے کا مالک نہیں" اس میں مشرکین سے خطاب ہے (روح) یعنی تم چونکہ مشرک ہو اس لئے میں تمہارے نفع نقصان کا مالک نہیں۔

۲۲۔ اگر بفرض محال میں رب کی نافرمانی کروں اس کی تفسیر وہ آیت ہے (" فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ عَصَيْتُهُ " یعنی تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں رسالت کی تبلیغ اور حق بات پہنچانا ترک کر دوں) (ھود، ۶۳) جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ (کنز) ورنہ حضور تو خود ہم جیسے کمزوروں کی پناہ ہیں

۲۳۔ تبلیغ نبوت و رسالت میرا فرض ہے یا یہ مطلب ہے کہ میں اگر رب کے احکام کی تبلیغ کروں تو یقیناً میرے لئے پناہ اور امن ہے، اور میں نفع پہنچا سکتا ہوں (روح) * عذاب کا استحقاق اللہ اور رسول کی نافرمانی پر ہے اگر صرف اللہ کی نافرمانی ہو تو عذاب نہیں آتا۔ فرمان حق تعالیٰ ہے " وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۔ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں (بنی اسرائیل ۱۵) اس لئے جس وقت تک نبوت کے احکام نہ پہنچے وہ کسی کام سے جہنمی نہیں ہو سکتا صرف توحید کا عقیدہ اس کی نجات کے لئے کافی ہے اسی لئے نمرود و فرعون بغیر نبی کی مخالفت کے معذب نہیں

۲۴۔ کافر کے مددگار تھوڑے ہیں یا مومن کے * یقیناً مومن کے مددگار زیادہ ہیں کہ ان کے مددگار فرشتے صالحین سب ہی ہیں۔ کافر کا مددگار کوئی نہیں (نور العرفان)

۲۵۔ نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں فرمایا گیا وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے

۲۶۔ اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن، بیضاوی وغیرہ) "کسی کو مسلط نہیں کرتا" یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

۲۷۔ "سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے" انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام

عطا فرماتا ہے۔ سید المرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور ﷺ کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ "ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے" فرشتوں کا جو ان کی حفاظت کرتے ہیں۔"

۲۸۔ "تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے" اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں۔

(کنز الایمان)

لغوی اشارے ⊘ اَمْلِكُ : میں مالک ہوں ⊘ یُجِیْرُ : مجھے ہرگز پناہ نہیں دے گا ⊘ مُلْتَحَدًا : پناہ کی جگہ ⊘ اَضْعَفُ : زیادہ کمزور ⊘ نَاصِرًا : کوئی مدد کرنے والا ⊘ اَمَدًا : مدت ⊘ اِرْتَضٰی : وہ راضی ہوا ⊘ اَحَاطَ : اس نے گھیر لیا ⊘ اَحْصٰی : خوب گننے والا ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ توحید میں اخلاص ضروری ہے ⊘ منکر و نافرمان ہر حال میں خوار ہیں ⊘ جس کا اللہ نگہبان و حامی ہو وہ قوی اور سرخرو ہے ⊘ موعود لا محالہ ہو کر رہے گا ⊘ حدیث شریف: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں ⊘ دنیا کا جو وقت گزر گیا اس کی بہ نسبت جو باقی ہے وہ نہایت قلیل ہے ⊘ کہانت دورِ اسلام سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی ⊘ علم تعبیر بہ عام اتفاقی ہے ⊘